نعت اور سلام

وحیدہ نسیم

جائے ساری عمر ترے ذکر پاک میں
جائے میری خاک مدینے کی خاک میں

نعت اور سلام

وحیدہ نسیم

غضنفر اکیڈمی پاکستان

اشاعت اول ۱۹۷۹ء

اشاعت چہارم ۱۹۸۲ء

[illegible] پریس اردو بازار کراچی - فون ۲۱۳۳۵۳

قیمت ——— پانچ روپے

——— ملنے کا پتہ: ———

ثاقب علی خان E/۵ ماڈرن کالونی،

منگھوپیر روڈ کراچی ۱۶ فون ۲۹۰۲۱۴

فہرست

٭

دیباچہ

خدا کا شکر ہے کہ میں اپنے چند سلام اور نعتوں کا ایک مختصر سا مجموعہ قارئین کی خدمت میں پیش کر رہی ہوں۔ اپنی فطرت کی گوشہ نشینی طبیعت کی کم آمیزی وسائل کی کمی اور مسائل کی فراوانی کے باعث میرے لیے اس کی اشاعت تقریباً ناممکن تھی۔

الحمد للہ کہ برادرم ثاقب علی خاں نے اس دور پر آشوب میں اس کا بیڑا اٹھایا اور اسکو بحسن و خوبی سرانجام دیا۔ خدا ان کو جزائے خیر دے۔ واقعی وہ لائق تحسین و مبارک باد ہیں۔

میں اپنی اس حقیر کاوش کے متعلق ناظرین سے کچھ نہیں کہہ سکتی۔ کیونکہ یہ نہ تو شاعری ہے نہ ادبی شہ پارے نہ گیت ہیں نہ نغمے حرف دلی جذبات ہیں۔ جن کو عقیدت کے پھول کہیئے یا ندامت کے آنسو جو میں نے سرور کائنات ؐ کے قدموں پر نچھاور کیئے ہیں۔ خدا ان کو بارگاہ رسالت ؐ میں شرف مقبولیت بخشے۔

حاضر ہوں دست بستہ   لے کر دل شکستہ

آقا سلام لے لو

مولا سلام لے لو

وحیدہ نسیم

۱۸ جنوری ۱۹۷۹ء

حمد

ازل ہے نور جمال تیرا
ابد ہے رنگِ جلال تیرا
ہر ایک دل میں خیال تیرا
یہ سارا عالم کمال تیرا

✤

کہاں نہیں ہے ظہور تیرا
دکھائے جلوہ نہ طور تیرا
ہے چشم بینا میں نور تیرا
ہر ایک دل میں سرور تیرا

✤

کرم ہے تیرا کریم ہے تو
بصیر ہے تو، علیم ہے تو
خبیر ہے تو علیم ہے تو
نعیم ہے تو رحیم ہے تو

✤

کہیں نہ پایا نشان تیرا
مکان ہے لامکان تیرا
کرے زباں کیا بیان تیرا
زمین تیری آسمان تیرا

جہاں میں ہے تیری حکمرانی — نہ تیرا ہمسر نہ تیرا ثانی
ہے ساری مخلوق آنی جانی — تو ہی ہے باقی جہاں ہے فانی

خموشیوں میں پیام تیرا — رگِ گلو میں کلام تیرا
لبوں کی زینت ہے نام تیرا — ہے ذکر ہر صبح و شام تیرا

حمد باری

اِن چاند ستاروں میں تو ہے
گلشن کی بہاروں میں تو ہے
گرداب کے دھاروں میں تو ہے
دریا کے کناروں میں تو ہے

سب حمد و ثنا ہے تیرے لئے
سب حمد و ثنا ہے تیرے لئے

پھولوں میں ادائیں تیری ہیں
باغوں میں ہوائیں تیری ہیں
یہ ساری عطائیں تیری ہیں
خاموش صدائیں تیری ہیں

سب حمد و ثنا ہے تیرے لئے
سب حمد و ثنا ہے تیرے لئے

یہ جاں بھی تری یہ دل بھی ترا
کشتی بھی تیری ساحل بھی ترا
کھیتی بھی تری حاصل بھی ترا
جادہ بھی ترا محمل بھی ترا

سب حمد و ثنا ہے تیرے لئے

سب حمد و ثنا ہے تیرے لئے

عصیاں کے لئے غفار ہے تو ٗ   عیبوں کے لئے ستار ہے تو ٗ
ہر ایک کا پالن ہار ہے تو ٗ   ہر ناؤ کا کھیون ہار ہے تو ٗ

سب حمد و ثنا ہے تیرے لیے

سب حمد و ثنا ہے تیرے لیے

سجدے سے نہیں اٹھتی ہے جبین   بے تاب بہت ہے قلب حزین
اے عرش نشین اے عرش نشین   بے چین ہیں تیرے اہلِ زمین

سب حمد و ثنا ہے تیرے لئے

سب حمد و ثنا ہے تیرے لئے

حمد باری تعالیٰ

تعریف اس خدا کی جو ربِ کریم ہے
بے عیب جس کی ذات ہے بیحد رحیم ہے

مختار تو جہاں ہیں حیات و ممات کا
مالک ہے لاشریک تو اس کائنات کا

گرداب سے نکالنے والا تو ہی تو ہے
دنیا میں سب کا پالنے والا تو ہی تو ہے

مخلوق پر ہے اپنے تو کس درجہ مہرباں
بندوں کو یاد ہیں تیری بندہ نوازیاں

مرہم تھا تو ہی زخم کا ایوبؑ کے لئے
تسکین تیرا نام تھا یعقوبؑ کے لئے

طوفان میں تو تھا نوحؑ کی کشتی کا پاسبان
آتش کدے کو تو نے بنایا تھا گلستاں

ہجرت میں ہاجرہ کے جو آنسو نکل پڑے
سوتے زمیں کے صورت زمزم ابل پڑے

تیرا وجود مصر کی وادی میں راھبر
تیری ضیاءؓ تھی حضرت موسیٰ کی ہم سفر

پہچان پائے ان کو نہ دشمن قریب سے
رحمت سے تیری بچ گئے عیسیٰؑ صلیب سے

کیا غم اگر ھزار ہا دشمن تھے گھات میں
تو ہی نبی کے ساتھ تھا ہجرتؐ کی رات میں

بچنے کے واسطے نہ جہاں کوئی راہ تھی
سچ یہ ہے غارِ ثور میں تیری پناہ تھی

تیری رضا پہ سبطِ پیمبر نے جان دی
عابدؓ کو دشمنوں میں تو ہی نے امان دی

کرب و بلا وہ حبس نہیں تھا مشکل کلام تک
زینبؓ کے ساتھ تو ہی تھا کوفے سے شام تک

○

رب کریم سب کا تو ہی کارساز ہے
تیری نسیمؔ کو تیری رحمت پہ ناز ہے

۲۱ فروری ۱۹۷۸ء کراچی

حمد۔ دیگر

ادا حق ہو کیا تیری حمد و ثنا کا
خدایا خدائی تجھی کو ہے زیبا

تو ہی آسرا ہے سفر میں حضر میں
محافظ ہے بندوں کا تو بحر و بر میں

اگائے ہیں مٹی سے تو نے گلستان،
بنائے ہیں ذروں سے تو نے بیابان

تیرے نام کا ہے دلوں کو سہارا
مصیبت میں ہم نے تجھی کو پکارا

تیری یاد میں سر کو جوں ہی جھکایا!
تجھے اپنی شہ رگ سے نزدیک پایا

کیا اپنے بندوں پہ احسان تو نے
نبی پر اتارا ہے قرآن تو نے

اندھیروں کو اے روشنی دینے والے
شبِ تار کو چاندنی دینے والے
ہمارے دلوں کو بھی ایمان دیدے
ہمیں ذات کا اپنی عرفان دیدے
نسیمِ حزیں پر بھی رحمت ہو تیری
گنہگار ہوں میں عنایت ہو تیری

○

وحدہٗ لاشریک تو

کیسے لکھوں تیری ثنا — شکر ہو تیرا کیسے ادا
فالقِ حبِّ والنّویٰ — خالقِ صبح پُر ضیا
وَحدہٗ لاشریک تو
وحدہٗ لاشریک تو

ہاتھ میں تیرے کائنات — سب پر محیط تیری ذات
میری زباں سے اے خدا — کیا ہوں بیاں تیری صفات
وحدہٗ لاشریک تو
وحدہٗ لاشریک تو

تو ہے مکینِ لامکاں! — تیرا وجود بیکراں
تیرے زمین و آسماں — تو ہی ہے سب کا پاسباں
وحدہٗ لاشریک تو
وحدہٗ لاشریک تو

بندۂ ناتواں ہوں میں خالقِ کائنات تو!
عاجز و بے نوا ہوں میں مالکِ شش جہات تو
وحدہٗ لاشریک تو
وحدہٗ لاشریک تو

○

تیرا نمود ہر طرف تیرا شہود ہر طرف
تیری کہاں تلاش ہو تیرا وجود ہر طرف
وحدہٗ لاشریک تو
وحدہٗ لاشریک تو

○

پھول ہیں تیرے رنگ و بو جلوے ہیں تیرے چار سو
میرے دلِ فگار کو تیرے کرم کی جستجو
وحدہٗ لاشریک تو
وحدہٗ لاشریک تو

سجدے میں ہے میری جبیں　　شاد ہے یہ دل حزیں
تیری نسیم کا یہاں　　تیرے سوا کوئی نہیں
وحدہٗ لاشریک تو
وحدہٗ لاشریک تو

○

۱۲ ستمبر ۸۵ء مکہ معظمہ

صلی اللہ علیہ وسلم

نور تمہارا طور سے اعلیٰ فرش تمہارا عرش سے بالا
گھر میں کر دو میرے بھی اجالا
صلی اللہ علیہ وسلم

زیبِ بدن ہے مہرِ نبوت سر پہ درخشاں تاج رسالت
رخ پہ ہے تاباں شان امامت
صلی اللہ علیہ وسلم

رخ ہے تمہارا وہ رخِ انور جس سے دو عالم سارا منور
جس کی ضیا ہے خلق کی رہبر
صلی اللہ علیہ وسلم

نورِ دو عالم تم سے ہے پیدا ذات خدا کی تم پہ ہے شیدا
جلوۂ حق ہے تم سے ہویدا
صلی اللہ علیہ وسلم

تم سے ہے دنیا ارض و سما کی　　تم سے ہے رونق عرش علا کی
تم سے ہے زندہ خلق خدا کی
صلّی اللّٰہ و علیہ وسلّم

تم سے ہے عظمت عرش بریں کو　　تم سے ہے عزت فرش زمیں کو
تم سے مسرت قلب حزیں کو
صلّی اللّٰہ و علیہ وسلم

نشّۂ وحدت جام تمہارا　　دل کا سکوں پیغام تمہارا
وردِ زبان ہے نام تمہارا
صلّی اللّٰہ و علیہ وسلّم

نائبِ حق ہو شاہ مدینہ　　تم پہ لٹاؤں دل کا خزینہ
پار کرو امت کا سفینہ
صلّی اللّٰہ و علیہ وسلّم

دشتِ الم کے ہو کے حوالے　　لٹ گئے سارے قافلے والے
دام بلا سے کون نکالے
صلّی اللّٰہ و علیہ وسلّم

اپنے درِ اقدس پہ بلا لو   مجھ کو سکونِ دل کی دُعا دو
نقشِ غمِ دنیا کے مٹا دو
صلّی اللہ علیہ وسلم

ہے یہ تمنا دین کے سرور   مجھ کو نسیمِ خلد بنا کر
کر دو نثارِ روضۂ اطہر
صلّی اللہ علیہ وسلم

○

جولائی سنہ ۵۳ء کراچی

دیارِ رحمت

دیارِ رحمت مرا مدینہ
ریاضِ جنت مرا مدینہ

یہی ہے انوار کا دفینہ — یہی ہے ایمان کا خزینہ
یہیں سے نوعِ بشر نے سیکھا — ہے آدمیت کا ہر قرینہ
اسی کے صدقے میں پار ہو گا — ہمارا ڈوبا ہوا سفینہ
اسی کی خاطر ہے اپنا مرنا — اسی کی خاطر ہے اپنا جینا

دیارِ رحمت مرا مدینہ
ریاضِ جنّت مرا مدینہ

یہ خاتم الانبیا کا مسکن — یہ سیّد الاصفیا کا گلشن
یہی ہے توحید رب کا مامن — یہی ہے ایمان و دین کا مخزن
بشر یہ اپنے ہے سایہ افگن — قدم قدم رحمتوں کا دامن
فلک کا ماہِ منیر بن کر — ہر ایک ذرہ زمین کا روشن

دیارِ رحمت مرا مدینہ
ریاضِ جنت مرا مدینہ

سکون سے معمور ہیں فضائیں قرارِ جاں ہیں یہاں ہوائیں
جھکے ہوئے ہیں سرِ ندامت معاف ہوتی ہیں سب خطائیں
درود کی ہر طرف صدائیں سلام کی ہر طرف ندائیں
قبول ہونے کو بڑھ رہی ہیں دلوں سے نکلی ہوئی دعائیں

دیارِ رحمت مرا مدینہ
ریاضِ جنت مرا مدینہ

خدا کی ہے آن بے نیازی رسول کی شان دلنوازی
سکونِ دل کی طلب میں ہر سو جھکے ہوئے صف بصف غازی
نبی کے نقشِ قدم نے بخشی یہاں کی مٹی کو سرفرازی
یہاں صباؤں میں غمگساری یہاں ہواؤں میں چارہ سازی

دیارِ رحمت مرا مدینہ
ریاضِ جنت مرا مدینہ

ستمبر ۷۵ء مدینہ منورہ

انوارِ مدینہ

یہ جود و سخا کا مسکن ہے
یہ صدق و صفا کا مخزن ہے
یہ صبر و سکوں کا گلشن ہے
یہ رحمتِ حق کا دامن ہے

انوارِ مدینہ صَلِّ علیٰ
گلزارِ مدینہ صَلِّ علیٰ

افلاک سے بارشِ لطف و کرم
مٹی میں بنی کے نقش قدم
بستی نہیں یہ فردوس سے کم
آسودہ یہاں ہیں شاہ امم

انوارِ مدینہ صَلِّ علیٰ
گلزارِ مدینہ صَلِّ علیٰ

یہ خاک ہے حاصل فرش زمیں
چومی ہے بنی کی جس نے جبیں
یہ فرش ہے نازِ عرش بریں
آتے تھے جہاں جبریل امیں

انوارِ مدینہ صَلِّ علیٰ
گلزارِ مدینہ صَلِّ علیٰ

اک نور کا عالم تا افلاک ! ہیں چاند ستارے جس کی جھلک
ہے سوئے ادب اٹھے نہ پلک آتے ہیں یہاں سجدوں کو ملک

انوار مدینہ صلّ علیٰ

گلزار مدینہ صلّ علیٰ

وہ اپنی حضوری کا عالم خاموش زباں آنکھیں پرنم
کہتا ہے دھڑک کر دل پیہم آقا یہ سر تسلیم ہے خم

انوار مدینہ صلّ علیٰ

گلزار مدینہ صلّ علیٰ

آنکھوں سے مسلسل اشک رواں اور نطق سے ہے محروم زباں
ہے کس کو یہاں پر تاب بیاں ہے سوئے ادب نکلے جو فغاں

انوار مدینہ صلّ علیٰ

گلزار مدینہ صلّ علیٰ

میں کس سے کہوں افسانۂ غم دل توڑ گئے دنیا کے ستم
اے عاجز دلبے کس کے ہمدم مجھ پر بھی نگاہ لطف و کرم

انوار مدینہ صلّ علیٰ

گلزار مدینہ صلّ علیٰ

دھونے کو خطائیں اُمّت کی برسیں وہ گھٹائیں رحمت کی
آئیں وہ ہوائیں جنت کی رخصت ہوئیں گھڑیاں کلفت کی

انوار مدینہ صلّ علیٰ
گلزار مدینہ صلّ علیٰ

○

۲۰ ستمبر ۷۵ء

بن کے اجالا چھائے محمدؐ

رب کا سندیسہ لائے محمدؐ بن کے اجالا چھائے محمدؐ
اس کے کرم کا کون ٹھکانہ سب پہ کرم فرمائے محمدؐ

غارِ حرا میں بیٹھ کے برسوں خود کو اجالا من کو نکھارا
کوہِ صفا پر چاند سا چمکے سب کے دلوں کو بھائے محمدؐ

سب کے لئے ہیں انکی عطائیں سب کے لئے ہیں ان کی دعائیں
اپنے پرائے دشمن جانی ! سب پر ہُن برسائے محمدؐ

نام سے تیرے ہم کو ہے نسبت دین سے تیرے ہم کو ہے عظمت
تیرے قدم معراج میں چھو کر عرش بھی عزت پائے محمدؐ

دکھ کا نگر ہے رین اندھیری　　جیا مورا گھبرائے محمّدؐ
الجھی ہوئی اک ڈور ہے قسمت　　کون اسے سلجھائے محمّدؐ

پگ پگ ٹھوکر کھاؤں بنی جی　　ہائے کہاں میں جاؤں بنی جی
دور بہت ہے تیری نگریا　　کون مجھے پہنچائے محمّدؐ

دکھ کی اندھیری رات ہے سر پہ　　کوئی نہ حامی کوئی نہ یاور
ایسے میں کوئی کاش یہ کہہ دے　　تیری مدد کو آئے محمّدؐ

من میں نئی اک جوت جگا دو　　اپنے خدا سے ہم کو ملا دو
جس پہ نظر پڑ جائے تمہاری　　کندن وہ بن جائے محمّدؐ

اپنے مدینے مجھ کو بلا لو!　　خاک میں میری خاک ملا دو
جس کے دوارے جا کے کھڑی ہوں　　مجھ کو وہی ٹھکرائے محمّدؐ

جنوری ۷۷ء کراچی

یا مصطفےٰ اصلِّ علیٰ

نورِ خدا جلوہ تیرا
اے تاجدارِ انبیاء
اے قلبِ آدم کی ضیا
کوئی نہیں ہمسر ترا

یا مصطفےٰ اصلّ علیٰ
یا مصطفےٰ اصلّ علیٰ

تھے ظلمتوں کے سلسلے
کھوئے ہوئے تھے راستے
بھٹکے ہوئے تھے قافلے
نورالہدیٰ بدر الدجیٰ

یا مصطفےٰ اصلّ علیٰ
یا مصطفےٰ اصلّ علیٰ

چاروں طرف اک یاس تھی
کعبے کو تیری آس تھی
زمزم کو تیری پیاس تھی
اے چشمۂ صدق و صفا

یا مصطفےٰ صَلِّ علیٰ
یا مصطفےٰ صَلِّ علیٰ

اے محرمِ رازِ حرم عیسیٰ نفس موسیٰ حشم
اُمت تیری خیر الاُمم رتبہ تیرا صدر العلیٰ

یا مصطفےٰ صَلِّ علیٰ
یا مصطفےٰ صَلِّ علیٰ

اے گمراہوں کے راہبر دنیا تھی تیری منتظر
خیرالوریٰ خیرالبشر اے نورِ چشمِ آمنہ!

یا مصطفےٰ صَلِّ علیٰ
یا مصطفےٰ صَلِّ علیٰ

تیرا تفکّر الاماں ! ! وہ غار وہ تنہائیاں
جبریل کی سرگوشیاں لائے جو پیغام خدا

یا مصطفےٰ صَلِّ علیٰ
یا مصطفےٰ صَلِّ علیٰ

در پر نسیم آئی ترے — آنسو ندامت کے لئے
دونوں جہاں کے پیشوا — اس کی خطائیں بخش دے

یا مصطفیٰ صلِّ علیٰ
یا مصطفیٰ صلِّ علیٰ

فروری ؁۷۷ء کراچی

نعت

سارے جہاں پہ چھائی تیری ضیا محمدؐ
بن کر اذان گونجی تیری صدا محمدؐ

جب ذاتِ کبریا نے بھیجے درود تم پر
کہنے لگے ملائک صلِّ علیٰ محمدؐ

پُر نور تیری صورت قرآں تیری سیرت
اے رحمتِ دو عالم خیرالوریٰ محمدؐ

خود چشمِ سنگِ اسود دیتی ہے یہ گواہی
گر گر بتوں نے تیرا کلمہ پڑھا محمدؐ

بطحا کی وادیوں میں فاراں کی چوٹیوں سے
پھر راستہ دکھا دے نور الھدیٰ محمدؐ

اب رحم کر خدایا اُمّت کے عاصیوں پر
پستی میں ہم پڑے ہیں صدر العلیٰ محمدؐ

مثلِ نسیمِ گلشن ہر سو بھٹک رہے ہیں
کوئی نہیں سہارا تیرے سوا محمدؐ

پھیلا کے اپنا دامن در پر تیرے کھڑی ہوں
بخشش کا ہے سہارا تیری رضا محمدؐ

○

فروری ۷۷ء

شہہ ہر دوسرا آئے

مبارک خانۂ کعبہ شہ ہر دوسرا آئے
جہاں سے کفر کی ظلمت مٹی شمس الضحیٰ آئے

شفیع المذنبین بن کر سراج السالکین بن کر
بھٹکتے کاروانوں کے لئے نورالہدیٰ آئے

وہاں کی سرزمین نازاں ہے اپنی خاکساری پر
بڑھانے خاک کا رتبہ جہاں صدرالعلیٰ آئے

سجاتے ہیں فرشتے مسجدِ اقصیٰ کی محرابیں
صف آرا انبیاء ہوں گے امام انبیا آئے

ہلا دیں جس نے کاخِ قیصر و کسریٰ کی بنیادیں
بشر کے پیکرِ خاکی میں وہ کہف الوریٰ آئے

دکھائی آدمی کو راہ جس نے آدمیّت کی
لیئے توحید کا پرچم وہی نورالہدیٰ آئے

بھرا ہے نورِ حق کا سینۂ اولاد آدم میں
وہ فخرِ انبیا آئے وہ نورِ اصفیا آئے

سکونِ دل غریبوں کے قرارِ جاں یتیموں کے
انیسِ بے کساں بن کر شہِ ہر دوسرا آئے

نسیمہؔ یہ دعا ہے روضۂ اطہر پہ دم نکلے
ادھر سے مرحبا یا اُمّتی کی جب صدا آئے

السّلام اے نبیؐ

خاتم الانبیا سید المرسلین
تاجدارِ عرب رحمت العالمین
نورِ وحدت سے تابندہ تیری جبین
جس کی ضو سے منور ہیں دُنیا و دین

السلام اے نبیؐ السلام اے نبیؐ
السلام اے نبیؐ السلام اے نبیؐ

چوٹیاں کوہ فاراں کی روشن ہوئیں
وادیاں آج یثرب کی گلشن ہوئیں

جھاڑیاں غیرتِ نخل ایمن ہوئیں
آمنہ نورِ عالم کا مخزن ہوئیں!

السلام اے نبی - السلام اے نبی
السلام اے نبی السلام اے نبی

مژدۂ عید ہے عرش سے فرش تک
ماہ پاروں کی ذرّوں نے پائی چمک
سجدہ کرتا ہے جھک کر زمیں کو فلک
اپنا رتبہ بڑھائیں یہ کہہ کر ملک

السلام اے نبی - السلام اے نبی
السلام اے نبی - السلام اے نبی

نور کی اک کرن جگمگانے لگی
خرمنِ کفر ہر سو جلانے لگی
سرزمینِ عرب گنگنانے لگی،
خاکِ بطحا سے آواز آنے لگی

السلام اے نبی - السلام اے نبی
السلام اے نبی - السلام اے نبی

شمس سجدے میں ہے پڑھ کے شمس الضحیٰ
چاند ٹکڑے ہوا کہہ کے بدر الدجیٰ!
عرش کہنے لگا جھک کے صدر العلیٰ!
ہے زبان پر فرشتوں کے صلِ علیٰ!

السلام اے نبی۔ السلام اے نبی
السلام اے نبی۔ السلام اے نبی

السلام اے نبی فخرِ پیغمبراں!
السلام اے نبی ہمدمِ بے کساں
السلام اے نبی ساقیٔ تشنہ گاں،
السلام اے نبی رحمتِ دو جہاں

السلام اے نبی السلام اے نبی
السلام اے نبی۔ السلام اے نبی

السلام اے نبی شافعِ عاصیاں
السلام اے نبی رہبرِ کارواں

السلام اے نبی ہادیٔ گمرہاں !
منتظر پھر ہیں رحمت کے ہم خستہ جاں

السلام اے نبی السلام اے نبی
السلام اے نبی السلام اے نبی

ہم تو بھولے ہیں تم نہ بھولو نبی
ہم نے چھوڑا تمہیں تم نہ چھوڑو نبی
دل زمانے نے توڑے ہیں جوڑو نبی
آس ٹوٹے دلوں کی نہ توڑو نبی

السلام اے نبی۔ السلام اے نبی
السلام اے نبی۔ السلام اے نبی

○

فروری ۵۳ء کراچی

لال یہ آمنہ مبارک ہو

ننھا یہی نغمہ ثنائے ربِ جلیل !
آج پوری ہوئی دعائے خلیل
ہوئی روشن وہ نور کی قندیل
کہتے آئے ہیں عرش سے جبریل
لال یہ آمنہ مبارک ہو
نورِ صَلِّ علیٰ مبارک ہو

آئی باغِ بہشت کی خوشبو
آبِ تسنیم سے بھرے ہیں سبُو
کر کے کوثر پہ قدسیوں نے وضو
مژدۂ جاں فزا دیا ہر سو
لال یہ آمنہ مبارک ہو
نورِ صَلِّ علیٰ مبارک ہو

چشم آدم نے پائی بینائی،
بڑھ گئی ہے زمین کی رعنائی
عرش نے جھک کے کی پذیرائی
خاکِ بطحا سے یہ ندا آئی

لال یہ آمنہ مبارک ہو
نور صلّ علیٰ مبارک ہو

جاگ اٹھے گا آدمی کا ضمیر
آج روشن ہوا سراجِ منیر
نوعِ انسان کی بڑھ گئی توقیر
ہنس کے کہتی ہے صبح کی تنویر

لال یہ آمنہ مبارک ہو
نور صلّ علیٰ مبارک ہو

چار سو پھر ہے رحمتوں کا نزول
شعر میرے عقیدتوں کے ہیں پھول

صدقِ دل سے کہو کہ میرے رسول
مجھ گنہگار کا سلام قبول
خاتم الانبیا سلام علیک
سید الاصفیا سلامٌ علیک

نورِ حق کے ظہور کی ہے خبر
جس کے مشتاق تھے یہ قلب و نظر
سر جھکائے کھڑے ہیں جن و بشر
کہہ رہی ہے یہ مسکرا کے سحر
سید الاصفیا سلام علیک
خاتم الانبیا سلام علیک

آئی کر کے طواف بادِ صبا
سنگِ اسود کو چومتی ہے ہوا
نعرۂ حق سے گونجتی ہے فضا
بام و در سے یہ آ رہی ہے صدا

سیدالاصفیا سلام علیک
خاتم الانبیا سلام علیک

ہوئی مکے کی سرزمین روشن
آج کعبہ ہے نور کا مسکن
گُل امید سے بھرا دامن
پڑھ رہے ہیں یہ طایران چمن

سیدالاصفیا سلام علیک
خاتم الانبیا سلام علیک

ہو ادا کیسے شکرِ ربِ کریم
بوئے توحید لے کے آئی نسیم
تم پہ لاکھوں درود دُرِّ یتیم
یہ صدا دے رہا ہے قلبِ صمیم

سیدالاصفیا سلام علیک
خاتم الانبیا سلام علیک

سید المرسلین سلام علیک
رحمت العالمین سلام علیک
فخر دنیا و دین سلام علیک
نورِ دینِ مبین سلام علیک

سیدِ الاصفیا سلام علیک
خاتم الانبیا سلام علیک

سلام بحضورِ سرورِ کائنات

سلام اس پر کہ جس کے قول کو ایمان کہتے ہیں
سلام اس پر کہ جس کے حکم کو قرآن کہتے ہیں
سلام اس پر کہ جس کی بات کو فرقان کہتے ہیں
سلام اس پر کہ جس کو ناسخِ ادیان کہتے ہیں
سلام اس پر کہ جس کا نام نامی ساقیِ کوثر
سلام اس پر کہ جس کی ذات اقدس شافعِ محشر

سلام اس پر کہ جس کے نور کو نورِ خدا کہیے
سلام اس پر کہ جس کے ذکر پر صَلِّ علیٰ کہیے
سلام اس پر کہ جس کو زینتِ غارِ حرا کہیے
سلام اس پر کہ جس کو رونقِ کوہِ صفا کہیے
سلام اس پر کہ جس کا نام نامی ساقیِ کوثر
سلام اس پر کہ جس کی ذات اقدس شافعِ محشر

سلام اے عزدہ بدر و احد تیرے سپاہی پر
سلام اس پر جہاں نازاں ہے جس کی بادشاہی پر
سلام اس پر کہ جس کا نور چھایا ہر سیاہی پر
سلام اس پر شہادت جس کی غالب ہر گواہی پر

سلام اس پر کہ جس کا نام نامی ساقی کوثر
سلام اس پر کہ جس کی ذات اقدس شافع محشر

سلام اس پر زمین نازاں ہے جس کی خاکساری پر
سلام اس پر فلک حیراں ہے جس کی کامگاری پر
سلام اس پر جہاں کو رشک جس کی تاجداری پر
سلام اس پر خدا شاہد ہے جس کی غمگساری پر

سلام اس پر کہ جس کا نام نامی ساقی کوثر
سلام اس پر کہ جس کی ذات اقدس شافع محشر

سلام اس پر جبین آدمیت جس سے تاباں ہے
سلام اس پر کہ جس کا نوعِ انسانی پہ احساں ہے
سلام اس پر رسالت جس کی اپنا دین و ایماں ہے

سلام اس پر لنسیم خستہ تن جس کی ثنا خواں ہے
سلام اس پر کہ جس کا نام نامی ساقی کوثر
سلام اس پر کہ جس کی ذات اقدس شافع محشر

نومبر ۷۵ء کراچی

یا نبی یا محمدؐ سلام علیک

یا نبی آئے ہیں ہم گنہگار پھر
در پہ حاضر ہیں مولا خطا کار پھر
بخششوں کے ہیں تیرے طلبگار پھر
اک نگاہِ کرم میرے سرکار پھر

یا نبی یا محمدؐ سلامؑ علیک
یا نبی یا محمدؐ سلامؑ علیک

ہم تو عاصی ہیں اور تم ہو بخشش رقم
ہم گنہگار ہیں تم شفیع الامم
ہم ہیں ظلمت میں اور تم ہو شمع حرم
ہم سراپا خطا تم مجسّم کرم

یا نبی یا محمدؐ سلامؑ علیک
یا نبی یا محمدؐ سلامؑ علیک

تم ہو سرکار مہرِ نبوت لئے
ہم غربت الوطن ذوقِ طاعت لئے
تم ہو دامن میں دریائے رحمت لئے
ہم ہیں آنکھوں میں اشکِ ندامت لئے

یا نبی یا محمدؐ سلام علیک
یا نبی یا محمدؐ سلام علیک

تاج سر پر تمہارے ہے لولاک کا
اور ناچیز ذرّہ ہوں میں خاک کا
نور آنکھوں میں ہو روضۂ پاک کا
ہے مداوا یہی قلبِ صد چاک کا

یا نبی یا محمدؐ سلامؐ علیک
یا نبی یا محمدؐ سلام علیک

ہے یہی آرزو اس گنہگار کی
کہہ رہی ہے یہی اب تو دل کی لگی

تم کہو اُمتی اُمتی اُمتی
میں کہوں یا نبی یا نبی یا نبی

یا نبی یا محمدؐ سلام علیک
یا نبی یا محمدؐ سلام علیک

○

لاکھوں سلام تم پر

اجزائے آدمیّت صدیوں سے منتشر تھے
صبح ازل سے جس کے سب لوگ منتظر تھے

صلّ علیٰ محمّد
صلّ علیٰ محمّد

وہ چشمۂ ہدایت ! خاکِ عرب سے پھوٹا
مہتابِ حق پرستی آخر گہن سے چھوٹا

صلّ علیٰ محمّد !
صلّ علیٰ محمّد

آغوشِ آمنہ میں دُرِّ یتیم آیا !
باغِ جہاں میں بن کر موجِ نسیم چھایا

صلّ علیٰ محمّد
صلّ علیٰ محمّد

دریائے نورو رحمت اس گھر سے بہہ رہے ہیں
عرش بریں سے جھک کر جبریل کہہ رہے ہیں

صلِّ علیٰ محمدؐ
صلِّ علیٰ محمدؐ

دریائے نورو رحمت اس گھر سے بہہ رہے ہیں
عرش بریں سے جھک کر جبریل کہہ رہے ہیں

لاکھوں سلام تم پر
لاکھوں سلام تم پر

اُمّی لقب تمہیں ہو ماہِ عرب تمہیں ہو
دل کی طلب تمہیں ہو محبوبِ رب تمہیں ہو

لاکھوں سلام تم پر
لاکھوں سلام تم پر

آنکھوں کا نور تم سے دل کا سرور تم سے
رب کا ظہور تم سے حق کا شعور تم سے

لاکھوں سلام تم پر
لاکھوں سلام تم پر

سارا جہاں تمہارا کون و مکان تمہارا
رحمت نشان تمہارا قرآن بیاں تمہارا

لاکھوں سلام تم پر
لاکھوں سلام تم پر

تم سے ہماری دنیا تم سے ہماری عقبیٰ
تم بے کسوں کے آقا تم بے لبسوں کے داتا

لاکھوں سلام تم پر
لاکھوں سلام تم پر

حاضر ہیں دست بستہ اُمّت کے دل شکستہ
لائے ہیں قلبِ خستہ کھویا ہوا ہے رستہ

لاکھوں سلام تم پر
لاکھوں سلام تم پر

ہال دوُر ہے مدینہ انوار کا خزینہ!
ٹوٹے نہ جاتے جاتے اس دل کا آبگینہ!
لاکھوں سلام تم پر
لاکھوں سلام تم پر

لے کر یہ قلب مضطر پہونچے نسیمؔ در پر
پھیلا کے دامن تر بھیجے درود پڑھ کر
لاکھوں سلام تم پر
لاکھوں سلام تم پر

یہ سلام ۱۲ ربیع الاول کی محفل میلاد میں پڑھا تھا شاید مقبولیت کی گھڑی تھی جس کے بعد چند ماہ میں مجھے روضہ اطہر پہ جا کر دوسرا سلام پیش کرنے کی سعادت ملی۔ جو سلام حضوری کے عنوان سے پیش خدمت ہے۔ (نسیم)

سلام حضوری

(۱)

لائی ہے مجھے مدینہ میری شکستہ پائیؒ!
اس بخت نارسا کی اللہ رے رسائیؒ
حاضر ہوں دست بستہ
لے کر دل شکستہ
آقا سلام لے لو! مولا، سلام لے لو
داتا سلام لے لو شاہا سلام لے لو

(۲)

اس آستاں کے قابل میری جبیں نہیں ہے
میں اور یہ حضوری دل کو یقیں نہیں ہے
حاضر ہوں دست بستہ
لے کر دل شکستہ

آقا سلام لے لو مولا سلام لے لو
داتا سلام لے لو شاہا سلام لے لو

(۳)

ہستی مٹا کے آئی دنیا لٹا کے آئی!
داغوں سے اپنے دل کی محفل سجا کے آئی

حاضر ہوں دست بستہ
لے کر دل شکستہ!

آقا سلام لے لو مولا سلام لے لو
شاہا سلام لے لو داتا سلام لے لو

(۴)

منہ میں زبان نہیں ہے لب پر فغاں نہیں ہے
کیا حال دل سناؤں تابِ بیاں نہیں ہے

حاضر ہوں دست بستہ
لے کر دل شکستہ!

آقا سلام لے لو! مولا سلام لے لو
شاہا سلام لے لو داتا سلام لے لو

(۵)

دل صورتِ گلِ تر روضے پہ ہے نچھاور
جاگا مرا مقدر کہتا ہے دل تڑپ کر
حاضر ہوں دست بستہ
لے کر دلِ شکستہ
آقا سلام لے لو مولا سلام لے لو
شاہا سلام لے لو داتا سلام لے لو

(۶)

میں اپنے داغِ عصیاں اشکوں سے دھو رہی ہوں
پلکوں سے موتیوں کی لڑیاں پرو رہی ہوں
حاضر ہوں دست بستہ
لے کر دل شکستہ
آقا سلام لے لو مولا سلام لے لو

شاھا سلام لے لو داتا سلام لے لو

(۷)

اس مُشت خاک پر ہیں کیا کیا کرم تمہارے
مٹی بنی ہے سونا چھو کر قدم تمہارے
حاضر ہوں دست بستہ
لے کر دل شکستہ
آقا سلام لے لو مولا سلام لے لو
شاھا سلام لے لو داتا سلام لے لو

(۸)

تم سب سے محترم ہو تم صاحب حشم ہو
تم شافع اُمم ہو مجھ پر بھی کچھ کرم ہو
حاضر ہوں دست بستہ
لے کر دل شکستہ
آقا سلام لے لو مولا سلام لے لو
شاھا سلام لے لو داتا سلام لے لو

۹

اے ہادیٔ مکرّم اے رھبرِ دو عالم
اے بے کسوں کے ہمدم اے زخمِ دل کے مرہم

حاضر ہوں دست بستہ
لے کر دلِ شکستہ

آقا سلام لے لو مولا سلام لے لو
شاہا سلام لے لو داتا سلام لے لو

۱۰

کشتی ہے بے سہارا اور دور ہے کنارا
مایوس ہو کے میرے دل نے تمہیں پکارا

حاضر ہوں دست بستہ
لے کر دلِ شکستہ

آقا سلام لے لو مولا سلام لے لو
شاہا سلام لے لو۔ داتا سلام لے لو

(۱۱)

میری نوا بھی سن لو میری صدا بھی سن لو
تم سب کی سن رہے ہو میری دعا بھی سن لو
حاضر ہوں دست بستہ
لے کر دل شکستہ
آقا سلام لے لو مولا سلام لے لو
شاہا سلام لے لو داتا سلام لے لو

(۱۲)

آلائش جہاں سے اس دل کو صاف کر دو
میری خطائیں آقا ساری معاف کر دو
حاضر ہوں دست بستہ
لے کر دل شکستہ
آقا سلام لے لو مولا سلام لے لو
شاہا سلام لے لو داتا سلام لے لو

۱۳

اوروں کو افسری دو — اوروں کو سروری دو
میں بھیک مانگتا ہوں — مجھ کو قلندری دو
حاضر ہوں دست بستہ
لے کر دل شکستہ
آقا سلام لے لو — مولا سلام لے لو
شاہا سلام لے لو — داتا سلام لے لو

۱۴

ایماں کو تازگی دو — دل کو شگفتگی دو!
پھر ذوق بندگی دو — ظلمت میں روشنی دو
حاضر ہوں دست بستہ
لے کر دل شکستہ
آقا سلام لے لو — مولا سلام لے لو
شاہا سلام لے لو — داتا سلام لے لو

(۱۵)

لطف و کرم کے مخزن   تم پر نثار تن من

میں ہوں نسیم گلشن   پھولوں سے بھر دو دامن

حاضر ہوں دست بستہ

لے کر دل شکستہ

آقا سلام لے لو   مولا سلام لے لو

شاہا سلام لے لو   داتا سلام لے لو

○

سیّدالانبیا سلام

ختم ہوئی سیاہ رات پھیلا وہ نور کائنات
ہو گئی ظلمتوں کو مات گرتے ہیں لات اور منات

صَلّ علیٰ محمدٍ صَلّ علیٰ نبینا
صَلّ علیٰ محمدٍ صَلّ علیٰ نبینا

عرش کو روشنی ملی فرش کو چاندنی ملی!
روح کو تازگی ملی دہر کو زندگی ملی

صَلّ علیٰ محمدٍ صَلّ علیٰ نبینا
صَلّ علیٰ محمدٍ صَلّ علیٰ نبینا

آئے انیس بے کساں آئے رسول انس وجاں
آئے امیر کارواں! آئے متاع دو جہاں

اٹھو ادب کا ہے مقام
بھیجو درود اور سلام

سید الانبیا سلام
احمد مصطفیٰ سلام

ساقیٔ تشنگان سلام رہبر کارواں سلام
شافع عاصیاں سلام حامیٔ بے کساں سلام

سید الانبیا سلام
احمد مصطفیٰ سلام

ذکر ہے ذکرِ مصطفیٰ نام ہے نامِ مجتبیٰ
نور ہے نورِ مرتضیٰ تم پہ ہوں جان و دل فدا

سید الانبیا سلام!
احمد مصطفیٰ سلام

تم ہو سفیر لامکاں! محرم رازِ کن فکاں!
تم ہو شفیعِ عاصیاں تم ہو بہارِ جاوداں،

سید الانبیا سلام
احمد مصطفیٰ سلام

تم ہو امام انبیاء تم ہو چراغ اصفیا
تم ہو جہاں کے پیشوا دونوں جہاں کے رہنما

سید الانبیا سلام
احمد مصطفےٰ سلام

صبح ازل کی روشنی شام ابد کی چاندنی
عرش بریں کی دلکشی فرش زمیں کی زندگی

سید الانبیا سلام
احمد مصطفےٰ سلام

آئی نسیمِ بے نوا لے کے دعائے نارسا
تم ہو رسول مجتبےٰ اس کے سوا کہوں میں کیا

سید الانبیا سلام
احمد مصطفےٰ سلام

در کی ہے تیرے جستجو دل کی یہی ہے آرزو
اشکوں سے کر کے ہیں وضو پڑھتی رہوں یہ کو بکو

سید الانبیا سلام
احمد مصطفےٰ سلام

صبر و سکوں سے کام لوں　　جالیاں بڑھ کے تھام لوں
دل سے تمہارا نام لوں　　نام یہ صبح و شام لوں!

سید الانبیا سلام
احمد مصطفےٰ سلام

○

۲۸ ستمبر ۷۵ء کراچی

سلام ہم بے کسوں کا لے جا

درِ محمدؐ پہ جانے والے نصیب اپنا جگانے والے
سرِ نیاز اپنا بہرِ طاعت درِ حرم پر جھکانے والے

سلام ہم بے کسوں کا لیجا
نبی کے روضے پہ جانے والے

خدا نے دی تجھ کو سرفرازی برت نہ اب ہم سے بے نیازی
دعاؤں میں ہم کو یاد رکھنا تیرا کرم تیری دلنوازی!

سلام ہم بے کسوں کا لے جا
نبی کے روضے پہ جانے والے

طوافِ کعبہ کو دل ہے بیکل مجھے بھی تو اپنے ساتھ لیچل
کیئے ہیں آنکھوں کو اشک بوجھل قرارِ جی کو نہیں کوئی پل

سلام ہم بے کسوں کا لے جا
نبی کے روضے پہ جانے والے

در حرم پہ میں اڑ کے پہونچوں   اذاں کی آواز سن کے جھوموں
غلافِ کعبہ کو بڑھ کے چھو لوں   وہ سنگِ اسود لبوں سے چوموں

سلام ہم بے کسوں کا لے جا
نبی کے روضے پہ جانے والے

جو سبز گنبد کی ہو زیارت   تو ہاتھ اٹھا کر بصد عقیدت
ہماری جانب سے عرض کرنا   ملے ہمیں بھی یہی سعادت

سلام ہم بے کسوں کا لے جا
نبی کے روضے پہ جانے والے

نبی سے کہنا کہ غم کے مارے   کھڑے ہیں بے آس بے سہارے
سلام کو ہوں گے در پہ حاضر   تمہاری رحمت اگر پکارے

سلام ہم بے کسوں کا لے جا
نبی کے روضے پہ جانے والے

ریاضِ جنت سے جب گذرنا   پکڑ کے جالی یہ عرض کرنا
تمہاری خاطر ہے اپنا جینا   تمہاری خاطر ہے اپنا مرنا

سلام ہم بے کسوں کا لیجا

بنی کے روضے پہ جانے والے

کھلا ہوا گر ہو باب رحمت   تو سر جھکا کر بصد ندامت
دعا میں کہنا "حضور ہم کو   "سکونِ دل کی عطا ہو دولت

سلام ہم بے کسوں کا لیجا
بنی کے روضے پہ جانے والے

بنی سے کہنا کہ دل ہیں ٹوٹے   جو تم سے چھوٹے تو سب سے چھوٹے
ملا نہ اپنا سرائے ہم کو   وہ قافلے رہزنوں نے لوٹے

سلام ہم بے کسوں کا لیجا
بنی کے روضے پہ جانے والے

شکستہ دل کا پیام لے جا   بھرے ہیں اشکوں کے جام لیجا
نسیمِ خستہ جگر کے لاکھوں   درود لے جا سلام لیجا

سلام ہم بے کسوں کا لیجا
بنی کے روضے پہ جانے والے

اکتوبر ۷۶ء کراچی

حبیبِ خدا سلام علیک

جہاں کو آمد خیر الوریٰ مبارک ہو
حریم پاک کو تیری ضیا مبارک ہو
سلام شمع بزم ھدیٰ سلام علیک
رسول پاک حبیب خدا سلام علیک

ہیں تیرے ہمدم و دمساز جبرئیل امین
ملائیکہ کا یہ نغمہ ہے سوئے عرش بریں
جلیسِ مسندِ عرش عُلا سلام علیک
رسول پاک حبیب خدا سلام علیک

چراغ دین براہیم کی تھی لو مدھم
اٹھا کے خاک سے سر کہہ رہا ہے اب زمزم
سلام چشمۂ جود و سخا سلام علیک
رسول پاک حبیب خدا سلام علیک

بدل دیئے ہیں مقدر ترے تکلّم نے
ہزاروں کرب مٹائے ترے تبسم نے
سلام اے شہ ہر دو سرا سلام علیک
رسول پاک حبیب خدا سلام علیک

نہ جانے بات تھی کیا تیری خاکساری میں
صدائیں آئیں یہ ایوانِ تاجداری میں
"انیس محفل شاہ وگدا سلام علیک"
رسول پاک حبیب خدا سلام علیک

بدل کے رہ گئی فاراں کی چوٹیوں کی ہوا
اذاں کی شکل میں گونجی جہاں میں تیری صدا
سلام داعیٔ کوہِ صفا سلام علیک
رسول پاک حبیب خدا سلام علیک

سلام پیکر صدق و صفا سلام علیک
سلام شافع روز جزا سلام علیک

سلام رونقِ غارِ حرا سلام علیک

رسول پاک حبیب خدا سلام علیک

تیرے ہی در کی حضوری ہے زندگی کا حصول

نسیمؔ سا عاجز و بے کس کا ہو سلام قبول

کھڑے ہیں در پہ ترے بے نوا سلام علیک

رسول پاک حبیب خدا سلام علیک

○

فروری ۷۸ء کراچی

سلامٌ علیک محمدؐ محمدؐ

مبارک جہاں کو تیری آمد آمد
تیرا نام حامد تیرا نام احمد
کرم اپنی امت پہ تیرے ہیں بیحد
کریں فخر تجھ پر تیرے جد امجد

سلامٌ علیک محمدؐ محمدؐ
سلامٌ علیک محمدؐ محمدؐ

تیری ذات ہی سے ہے معراج آدم
تیری بات اعلیٰ تیرا نام اکرم
مسیحا نفس نازش اِبن مریم
خدا تیرا محرم خدا کا تو محرم

سلامٌ علیک محمدؐ محمدؐ
سلامٌ علیک محمدؐ محمدؐ

محمدؐ تمہیں خاتم الانبیاءؐ ہو
محمدؐ تمہیں سیّد الاصفیاؐ ہو
محمدؐ محمدؐ تمہیں مصطفےٰؐ ہو
ہمارے سفینوں کے تم ناخدا ہو

سلامٌ علیک محمدؐ محمدؐ
سلامٌ علیک محمدؐ محمدؐ

محمدؐ تمہیں رحمت العالمین ہو
محمدؐ تمہیں خاتم المرسلین ہو
محمدؐ تمہیں نور حق الیقین ہو
محمدؐ تمہیں فخر دنیا و دین ہو

سلام" علیک محمدؐ محمدؐ
سلام" علیک محمدؐ محمدؐ

زمانے پہ چھائے ہیں انوار تیرے
ہیں بخشش کے طالب گنہگار تیرے

کھڑے سرنگوں ہیں خطا کار تیرے
یہی کہہ رہے ہیں طلب گار تیرے
سلام علیک محمدؐ محمدؐ
سلام علیک محمدؐ محمدؐ

○

جنوری ۷۷ء کراچی

ساقیِ حوضِ کوثر پہ لاکھوں سلام

ساقیٔ حوضِ کوثر پہ لاکھوں سلام
شافعِ روزِ محشر پہ لاکھوں سلام

ہادیٔ دینِ برحق پہ صلِّ علیٰ
نوعِ انساں کے رہبر پہ لاکھوں سلام

فخرِ دنیا و دیں رونقِ کائنات
نازِ محراب و منبر پہ لاکھوں سلام

روشنی جس سے توحید رب کی ہوئی
ایسے ماہِ منور پہ لاکھوں سلام

جس پہ بھیجیں ملایک ہزاروں درود
ایسے محبوبِ داور پہ لاکھوں سلام

جس کو دشمن بھی صدیق کہتے رہیں
اس صداقت کے پیکر پہ لاکھوں سلام

کہہ رہے ہیں یہ میدانِ بدر و احد
میرے سردارِ لشکر پہ لاکھوں سلام

فخرِ خاتونِ جنت پہ لاکھوں درود
زورِ بازوئے حیدر پہ لاکھوں سلام

اے نوید مسیحا دعائے خلیل
جدِّ شبیر و شبّر پہ لاکھوں سلام

ہے یہی اب دعائے نسیمِ حزیں
پہونچوں لے کر ترے در پہ لاکھوں سلام

پڑھتی جاؤں میں ہر ہر قدم درود
بھیجوں اپنے پیمبر پہ لاکھوں سلام

○

۱۸ر فروری ۸۵ء

کراچی

درود تم پر سلام تم پر

قبول ہونے لگیں دعائیں معاف ہونے لگیں خطائیں
ہے آمدِ مصطفیٰ کا مژدہ فلک سے آتی ہیں یہ ندائیں

درود تم پر سلام تم پر
سلام شاہِ انام تم پر

سلام اے رہبرِ دو عالم سلام اے ہادیٔ معظّم
سلام اے فخرِ ابن آدم یہ جھک کے کہتی ہے چشم پرنم

درود تم پر سلام تم پر
سلام شاہ انام تم پر

تمہیں ہو رازِ حرم کے محرم تمام نبیوں میں، تم مکرّم
تمہیں تو ہو رحمتِ مجسّم صدا یہ آتی ہے دل سے پیہم

درود تم پر سلام پر
سلام شاہ انام تم پر

سلام اے بے کسوں کے والی
ہے تیرا دربار سب سے عالی
کھڑے ہیں در پر ترے سوالی
بھرے ہیں دل جھولیاں ہیں خالی

درود تم پر سلام تم پر
سلام شاہ انام تم پر

کھڑے ہیں یہ طالبانِ رحمت
دلوں میں لے کر تمہاری الفت
بصد عقیدت بصد ندامت
یہ کہہ رہی ہے تمہاری امت

درود تم پر سلام تم پر
سلام شاہ انام تم پر

دیارِ غربت میں جی رہے ہیں
عجیب سا کرب سہہ رہے ہیں
جو اشک آنکھوں سے بہہ رہے ہیں
تڑپ تڑپ کر وہ کہہ رہے ہیں

درود تم پر سلام تم پر
سلام شاہ انام تم پر

ہمارے ٹوٹے ہوئے سفینے — نہ جانے پہونچیں گے کب مدینے
ہوئے ہیں اب داغ داغ سینے — ملیں گے تسکین کے کب خزینے
درود تم پر سلام تم پر
سلام شاہ انام تم پر

تمہارے روح الامین پیامی — تمہیں ملائک نے دی سلامی
نسیم کا بھی سلام لے لو — اے بے کس و بے نوا کے حامی
درود تم پر سلام تم پر
سلام شاہ انام تم پر

۲۳ر فروری ۷۷ء کراچی

ذکرِ پاک

تو صاحبِ جمال ہے تو سیّد البشر
تیری ضیائے رخ ہے شبِ تار کی سحر
لاؤں کہاں سے لفظ جو تیری ثنا کروں
محسنِ کہوں بشر کا حبیبِ خدا کہوں!

کٹ جائے ساری عمر ترے ذکرِ پاک میں
مل جائے میری خاک مدینے کی خاک میں

حامد ہے تیرا وصف محمدؐ ہے تیرا نام
رتبہ تیرا بلند ہے اعلیٰ تیرا مقام
فرمانِ رب ہے رحمتِ کامل کہوں تجھے
یعنی کہ کائنات کا حاصل کہوں تجھے

کٹ جائے ساری عمر ترے ذکرِ پاک میں
مل جائے میری خاک مدینے کی خاک میں

تو فخرِ کائنات ہے رحمت تیرا وجود
عرشِ بریں سے تجھ پہ ملائک پڑھیں درود
عظمت کا ہو بیان تو صدر العلیٰ کہوں
بدر الدجیٰ کہوں تجھے شمس الضحیٰ کہوں

کٹ جائے ساری عمر ترے ذکر پاک میں
مل جائے میری خاک مدینے کی خاک میں

قران کا حکم ہے کہ محمدؐ کہوں تجھے
دل کہہ رہا ہے فخرِ اب وجد کہوں تجھے
صادق کہوں امین کہوں مصطفٰے کہوں
محشر کا ذکر ہو تو شفیع الوریٰ کہوں

کٹ نہ جائے ساری عمر ترے ذکر پاک میں
مل جائے میری خاک مدینے کی خاک میں

چاروں طرف نسیم درود سلام ہو
وقت اجل لبوں پہ میرے تیرا نام ہو
دل میں تیرے خیال پہ میں مرحبا کہوں
آنکھوں میں آئے جان تو صلِّ علیٰ کہوں

کٹ جائے ساری عمر تیرے ذکر پاک میں
مل جائے میری خاک مدینے کی خاک میں

دُعا

المدد احمدِ مختار رسولِ عربی
الغیاث اے شہِ ابرار رسول عربی

رحم کر رحم کر اے رحمت عالم سب پر
تیری اُمّت ہے گنہگار رسول عربی
در پہ آئے ہیں تیرے جھولیاں پھیلائے ہوئے
تیری رحمت کے طلبگار رسول عربی

المدد احمدِ مختار رسولِ عربی
الغیاث اے شہِ ابرار رسول عربی

سر برہنہ ہیں مصائب کی کڑی دھوپ میں ہم
اور نہیں سایۂ دیوار رسول عربی
کہیں نفرت کہیں نخوت تو کہیں بغض و عناد
اب ہیں دامن میں یہی خار رسول عربی

المدد احمدِ مختارِ رسولِ عربی
الغیاث اے شہِ ابرار رسولِ عربی

ہم میں باقی ہے محبت نہ مروت نہ وفا
کھو دیئے سب درِ شہوار رسولِ عربی
خاکساری بھی گئی ہم سے جہاں بانی بھی
گر گئی ہاتھ سے تلوار رسولِ عربی

المدد احمد مختار رسول عربی
الغیاث اے شہِ ابرار رسولِ عربی

دربدر پھرتے ہیں اب دہر میں یوں تیرے غلام
جیسے کوئی نہ ہو سردار رسول عربی
علم کے ساتھ عطا کر ہمیں توفیق عمل
ورنہ یہ زیست ہے بیکار رسول عربی

المدد احمد مختار رسول عربی
الغیاث اے شہ ابرار رسول عربی

آسرا سب کو ہے اے ساقیٔ کوثر تیرا
تشنہ لب ہیں ترے بیمار رسولِ عربی
خاتمہ امتِ عاصی کا ترے نام پہ ہو
لب پہ کہتے رہیں ہر بار رسولِ عربی

المدد احمدِ مختار رسولِ عربی
الغیاث اے شہِ ابرار رسولِ عربی

بہارِ مدینہ

الٰہی دکھا دے بہار مدینہ
مرے جان و دل ہیں نثارِ مدینہ

بہارِ مدینہ بہارِ دو عالم
بہارِ دو عالم بہارِ مدینہ

زباں پر رہے وردِ صلِّ علیٰ کا
کروں اس طرح انتظارِ مدینہ

مری آنکھ ہو اور جلوہ نبی کا
مری خاک ہو اور غبارِ مدینہ

نگاہوں کے سجدے تیری جالیوں پر
ہزاروں شہ نامدارِ مدینہ

عقیدت کے موتی ندامت کے آنسو

نچھاور کرے بیقرارِ مدینہ

وہ ہیں فخرِ کونین نازِ دو عالم

وہ نورِ حرم تاجدارِ مدینہ

درُود آپ پر ہو سلام آپ پر ہو

حبیبِ خدا تاجدارِ مدینہ

نسیمِ سحر خاک میری اُڑا کر

بچھا دے سرِ رہ گذارِ مدینہ

۲ مارچ سنہ ۶۹ء

"بلغ العلا بکمالہ"

تو نبی محمدؐ مصطفےٰ　　تو رسول احمدؐ مجتبےٰ
ترا نام لب پہ جو آگیا　　تو ملائکہ نے یہ دی صدا

بلغ العلا بکمالہ کشف الدجیٰ بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ صلو علیہ و آلہ

تو نوائے ربِّ جلیل ہے　　تو دعائے قلبِ خلیل ہے
تو شفیع ہے تو وکیل ہے　　تو ہی نورِ حق کی دلیل ہے

بلغ العلا بکمالہ　　کشف الدجیٰ بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ　　صلو علیہ و آلہ

تو ہی قلبِ تار کا نور ہے　　تو ہی آدمی کا شعور ہے
تو چراغِ وادیٔ طور ہے　　تو ہی جان و دل کا سرور ہے

بلغ العلا بکمالہٖ کشف الدجیٰ بجمالہٖ
حسنت جمیع خصالہٖ صلّو علیہ و آلہٖ

تو عروسِ دہر کا بانکپن تری ذات شمعِ انجمن
ترا بحر نور ہے موجزن تری روشنی ہے کرن کرن
بلغ العلا بکمالہٖ کشف الدّجیٰ بجمالہٖ
حسنت جمیع خصالہٖ صلّو علیہ و آلہٖ

تو ہی انبیاء کا امام ہے تری بات حق کا کلام ہے
تو زمیں پہ رب کا پیام ہے تری تاب، تاب دوام ہے
بلغ العلا بکمالہٖ کشف الدّجیٰ بجمالہٖ
حسنت جمیع خصالہٖ صلّو علیہ و آلہٖ

میں ہوں ایک عاجز و بے نوا ہو معاف میری ہر اک خطا
ہے لبِ نسیمؔ پہ یہ دعا ہے دلِ نسیم کی یہ صدا

بلغ العلا بکمالہٖ کشف الدجیٰ بجمالہٖ
حسنت جمیع خصالہٖ صلّوا علیہ و آلہٖ

محمدؐ مصطفےٰ

اے کہ تیری ذات سے روشن در و بامِ حرم
اے قریشی، ہاشمی، اُمّیؐ رسولِ محترم
مرحبا اے خلق کے رہبر محمدؐ مصطفےٰ
مرحبا اے نور کے پیکر محمدؐ مصطفےٰ

آئی ہوں روضے پہ تیرے لے کے دل ٹوٹا ہوا
اور عقیدت میں ہے دامن ضبط کا چھوٹا ہوا
آنکھ نم ہے اور دل مضطر محمدؐ مصطفےٰ
تشنہ لب ہوں ساقیٔ کوثر محمدؐ مصطفےٰ

رات کی تاریکیاں ہیں راستے کھوئے ہوئے
اور ستم ہے یہ کہ اہل کارواں سوئے ہوئے

المدد اے ہادیٔ اکبر محمدؐ مصطفےٰ!
کھول دے پھر رحمتوں کے در محمدؐ مصطفےٰ!

بخش دے مرے دلِ تاریک کو تابِ دوام
حشر تک آتی رہے گی جس سے آواز سلام
السلام اے شافعِ محشر محمدؐ مصطفےٰ
السلام اے دین کے سرور محمدؐ مصطفےٰ!

سلام

السلام اے آفتاب کوہ فاراں السلام
السلام اے حاملِ پیغام یزداں السلام
السلام اے باعثِ تخلیق انساں السلام
السلام اے وجہ تسکینِ دل و جاں السلام

السلام اے ساقیٔ تسنیم و کوثر السلام
السلام اے زینت محراب و منبر السلام

السلام اے شمع بزم نبوت السلام
السلام اے گوہر تاج رسالت السلام
السلام اے باعثِ تزئین جنت السلام
السلام اے رہبرِ راہِ ہدایت السلام

السلام اے ماہتابِ عرشِ بطحا السلام
السلام اے رہنمائے دین و دنیا السلام

السلام اے رونقِ بزمِ دو عالم السلام
السلام اے باعثِ معراجِ آدم السلام
السلام اے ہادئی دینِ مکرّم السلام
السلام اے عاجز و بے کس کے ہمدم السلام

السلام اے آمنہ کے لعل اے دُرِ یتیم
السلام اے راحتِ جاں راحتِ قلبِ نسیمؔ

مناجات

ہاتھ اٹھاتے ہیں خدایا ہم دعا کے واسطے
بخش دے ہم کو محمدؐ مصطفےٰ کے واسطے

بھر دے اے مولا مرادوں سے ہماری جھولیاں
رحمت اللعالمین ختمِ علیٰ کے واسطے

قاضی الحاجات سب کا کون ہے تیرے سوا
سُن ہماری اہلِ بیتِ مصطفےٰ کے واسطے

اے خدا صدیقؓ کا صدقہ عمرؓ کا واسطہ
کر غنی عثمانؓ جیسے باصفا کے واسطے

مشکلیں آسان کر دے سب کی اے رب کریم
"فاتحِ خیبر" "علی" شیرِ خدا کے واسطے

یوں متاعِ دین و ایماں ہم لٹا کر آئے ہیں
کچھ نہیں باقی بچا روزِ جزا کے واسطے

بھیک دے اپنے کرم کی بھیک، دے داتا ہے تو
شافع محشر امام انبیا کے واسطے

اے خدا تجھ کو حسینؓ تشنہ لب کا واسطہ
معاف کر سب کی خطائیں فاطمہؓ کے واسطے

دستگیری کر ہماری دستگیری یا رحیم
غوث الاعظم افتخار اولیا کے واسطے

درد کے مارے ہوؤں کو کر سکونِ دل عطا
منتظر بیمار ہیں لاکھوں شفا کے واسطے

کون ہے تیری نسیمِ خستہ کا تیرے سوا
بخش دے اس کو محمدؐ مصطفےٰ کے واسطے

نعت

اور

سلام

وحیدہ نسیم

غضنفر

اکیڈمی

پاکستان